

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
۱۹ دلائل پہلوؤں کا شاندار تذکرہ

رہبرِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم

(مفید اضافوں اور تخریج و حوالہ جات کے ساتھ جدید ایڈیشن)

مولانا عبدالمجید سوہدروی

ناشر

مسلم بکلیکیشنز
سوہدرہ (گوجرانوالہ)



حرف چند

سیرت النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔ تاریخ انسانی میں کوئی دوسری شخصیت ایسی نہیں جس پر اس قدر گرانقدر لٹریچر تیار کیا گیا ہو۔ یہ سلسلہ روز بروز افزوں تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیرت نگاروں کا یہ قافلہ ہر ملک اور ہر زبان میں موجود ہے۔ سیرت نگاری میں جو عزت اردو زبان کو حاصل ہوئی شاید دنیا کی کوئی دوسری زبان بجز عربی کے اس کی حریف نہیں ہے۔ راقم الحروف کو سیرت کے مختلف پہلوؤں پر چھوٹی بڑی تین ہزار کتب صرف اردو زبان میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس ذخیرہ سیرت میں اصول سیرت پر مبنی اعلیٰ درجے کی کتب ہیں تو دوسری طرف ایسی کتب بھی تحریر کی گئی ہیں جو روایت و درایت کے اصولوں کے منافی اور تحقیق کے میزان میں فروتر ہیں۔ ”رہبر کامل“ اس ذخیرہ سیرت میں ایک منفرد کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔

مذہب عالم میں ہر مذہب کے ساتھ ایک مرکزی اور برگزیدہ شخصیت کا وجود ملتا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا مسیح علیہ السلام تک کیسے کیسے جلیل القدر انبیاء و رسل گزرے ہیں، اسی طرح برصغیر میں بدھ مت، جین مت، ہندو مت، آریہ سماج اور سکھ مذاہب کی شخصیات میں گوتم بدھ، رام چندر، کرشن جی، سوامی دیانند سرسوتی اور گرونانک کے نام لائق ذکر ہیں۔ اسی طرح زرتشت، مانی، مزدک، اور کنفیوشس جیسی مذہبی شخصیات کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ مگر ان تمام آسمانی اور غیر آسمانی مذاہب کی شخصیات میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں کہ جس کی سیرت کو اس اہتمام سے مرتب کیا گیا ہو۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت کو نہ صرف یہ کہ ہزاروں سیرت نگاروں نے مرتب کیا ہے بلکہ ان میں ایک خاص تعداد ان مصنفین کی بھی ہے کہ جنہوں نے مسلمان نہ ہوتے ہوئے بھی آپ کی سیرت پر قلم اٹھایا ہے۔ ان حضرات میں سے کچھ نے مثبت اور چند ایک نے تنقید و تنقیص سے بھی کام لیا ہے۔ جس کا جواب سیرت نگاروں نے مدلل انداز میں فراہم کر کے دفاع سیرت کا حق ادا کیا ہے۔ آپ کی سیرت نگاری کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس وقت بھی کم و بیش پچاس زبانوں میں سیرت کا سرمایہ موجود ہے۔

”رہبر کامل“ ﷺ ذخیرہ سیرت میں ایک منفرد کتاب ہے۔ اردو زبان میں اس اسلوب اور پیرائے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے مصنف کا علمی دنیا میں ایک معروف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق اشاعت برائے مسلم پبلیکیشنز محفوظ ہیں

نام کتاب ----- رہبر کامل ﷺ
مصنف ----- مولانا حکیم عبد المجید سوہدروی
نیا ایڈیشن ----- پندرہواں جولائی 2008ء
تعداد ----- 1100
ناشر ----- مسلم پبلیکیشنز سوہدرو گوبر انوالہ
مدیر ----- حکیم محمد ادریس فاروقی
مطبع ----- انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور

ڈسٹری بیوٹر

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیویارک

ہیڈ آفس و مرکزی شوروم • 36- لورال، یکڑیٹ سٹاپ، لاہور

فون: 0322-8484569-7354072-0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054-7320703-7320703-7320703

• 260-Y بلاک کرشل ایریا، فیر 111 ڈسٹریٹ، لاہور فون: 042-5084895-042-4212174

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

• اسلام آباد • 0321 5370378-0092 51 2281513-0092 51 2281513

• کراچی • مین طارق روڈ، (D.C.HS / 110, 111-Z) ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی

فون: 0321-2441843-4393937-0092 21 4393936

فہرست مضامین

۳۲	ام ایمن رضی اللہ عنہ کا احترام	۱۵	عرض ناشر
۳۳	رضاعی ماں کی سفارش	۱۷	دیباچہ
۳۳	حقیقی ماں سے محبت		پہلا باب: آنحضور ﷺ ایک بیٹے کی حیثیت میں
۳۴	قابل تقلید بچپن		
۳۴	بچوں کے لیے کامل نمونہ	۲۲	آپ کی ولادت
۳۵	ابو طالب کی شہادت	۲۲	ولادت پر خوشی
۳۵	گھر کی لونڈی کی شہادت	۲۳	اسم شریف کا اعجاز
	دوسرا باب: آنحضور ﷺ ایک شوہر کی حیثیت میں	۲۴	بچپن کی برکات
		۲۵	آپ ﷺ کی برکت کا اثر سواری پر
۳۷	حضور ﷺ کے نکاح	۲۵	آپ ﷺ پر بادل کا سایہ
۴۰	آپ ﷺ کی کثرت ازدواج	۲۵	آپ ﷺ کا پہلا انشراح صدر
	کے اسباب	۲۶	ایک کاہن کی پیش گوئی
۴۲	ازواج رضی اللہ عنہن سے حسن سلوک	۲۷	رضاعی ماں کی خدمت
۴۲	حضور ﷺ کے قیمتی ارشادات	۲۷	بے عیب بچپن
۴۳	بیویوں سے طرز عمل	۲۸	آپ ﷺ کے بچپن کا ایک عجیب واقعہ
۴۳	ازواج رضی اللہ عنہن میں مساوات	۳۰	والدین کا ادب و احترام
۴۴	بیویوں کی دلداری	۳۱	رضاعی ماں کا احترام
۴۵	ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دلداری		

نام ہے۔ آپ کے قلم سے متعدد کتب لکھی گئی ہیں جن میں ایک دو مختصر کتابیں سیرت پر بھی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جو حسن قبول ”رہبر کامل“ ﷺ کو بخشا ہے وہ لائق توجہ ہے۔ مولانا عبد المجید سوہدروی ایک عالم اور محقق ہیں۔ انہوں نے کتاب و سنت کے مسلک کی تبلیغ و اشاعت میں اپنے قلم کو وقف رکھا۔ اردو زبان کی دینی صحافت میں ان کے رشحات قلم یادگار ہیں۔ پیش نظر سیرت کی کتاب میں انہوں نے حیات طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے انیس ۱۹ مختلف مگر ضروری پہلوؤں پر بڑی عمدگی سے مواد فراہم کیا ہے۔ ان ابواب کے مطالعے سے طبیعت میں حسن عمل کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی جن متنوع حیثیات کو اس کتاب سیرت میں پیش کیا گیا ہے ان میں آپ کی حیثیت کو ایک بیٹے، شوہر، باپ، مبلغ، جرنیل، فاتح، حکمران، زاہد، عابد، منصف، طبیب، سخی، شہری، پیر و مرشد، معلم، خوش مذاق، تاجر اور مصلح کے بطور پیش کیا گیا ہے اور آخری باب میں آپ ﷺ کی صورت و شمائل کا خوبصورت مرقع فراہم کیا گیا ہے۔

سیرت کی اس کتاب کے ان تمام ابواب میں جن واقعات کو پیش کیا گیا ہے ان کا استناد اس تحریر کو ایک علمی وقت عطا کرتا ہے۔ کتاب کے بارہویں اور تیرہویں ایڈیشن میں اس کے اہم حوالوں کی تخریج بھی موجود ہے۔ اس کتاب کا اسلوب بہت سادہ، رواں اور شگفتہ ہے جس سے قاری کی دلچسپی مطالعے میں شروع سے آخر تک برقرار رہتی ہے۔ کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم دیکھئے کہ اس کے ابھی تک ۱۳ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ میری رائے میں مناسب تبدیلی کے ساتھ اس کتاب کا دنیا کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ضروری ہے۔ موجودہ ایڈیشن طباعتی ذوق کے اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ کتاب دیدہ زیب اور جاذب نظر ہے۔ اس کا مطالعہ سیرت کا ایک ذوق پیدا کرتا ہے جو بالآخر حسن عمل کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اپنی انہی خصوصیات کے باعث یہ تصنیف عامۃ الناس، علماء، طلبہ اور خطیب حضرات میں پذیرائی حاصل کر رہی ہے۔ مولانا محمد ادریس فاروقی بانی و سرپرست ادارہ مسلم پبلی کیشنز سوہدروہ لائق مبارکباد ہیں جو اپنے جد محترم مولانا عبد المجید سوہدروی کی کتب کو شائع کر کے ملک و قوم ایک گونہ مستفید کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

پروفیسر عبد الجبار شاکر، بیت الحکمت، لاہور

۴۵	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دل داری	۵۸	حضور ﷺ اور ازواج رضی اللہ عنہن
۴۶	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک واقعہ	۵۹	محبت کے اسباب
۴۷	ازواج کی آپ ﷺ سے الفت	۵۹	حضور ﷺ کی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
۴۸	آپ کا ازواج سے برتاؤ		لافانی محبت
۴۹	نبوی تعلیم کا ازواج پر اثر	۶۰	آپ ﷺ کا کامل نمونہ
۴۹	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے جویریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں		تیسرا باب: آنحضور ﷺ ایک باپ کی حیثیت میں
۵۰	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں	۶۱	حضور ﷺ کی اولاد و اہلخانہ
۵۰	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں	۶۳	حضور ﷺ کا ایک معجزہ
۵۰	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں	۶۵	اولاد کی شادیاں
۵۰	عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے شادی	۶۶	شادیوں میں بے تکلفی
۵۱	حضور کی ازواج رضی اللہ عنہن کو ہدایت	۶۶	سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مثالی
۵۱	ازواج رضی اللہ عنہن کو تبلیغ دین کا حکم		شادی
۵۱	ازواج رضی اللہ عنہن مطہرات اور تبلیغ	۶۷	سیدۃ النساء کا جیز
۵۲	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام	۶۸	رقیہ رضی اللہ عنہا و ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی
۵۲	بیویوں کو وعظ و نصیحت		سادہ شادیاں
۵۳	بیویوں کی روحانی و جسمانی بایلدگی	۷۰	حضور ﷺ کی اولاد سے محبت
۵۵	کامیاب شوہر	۷۰	فرزند کی وفات پر تاثرات
۵۵	ازواج رضی اللہ عنہن پر حضور ﷺ کا رنگ	۷۲	نواہی سے محبت
۵۶	عورتوں کی اصلاح	۷۲	ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے محبت
		۷۲	حسین رضی اللہ عنہ سے محبت
		۷۵	فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے محبت

۹۴	وعظ و تبلیغ کا نبوی انداز	۷۸	اولاد کی تعلیم و تربیت
۹۵	حضور ﷺ کا اضطراب	۷۹	حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی تربیت
۹۶	حریص علیکم	۷۹	شائستہ اولاد
۹۷	حضور ﷺ کا مؤثر انداز تبلیغ	۸۰	مہذب اولاد
۹۷	صحابہ رضی اللہ عنہم کی نگاہ میں تبلیغ	۸۰	سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بے مثال ذہانت
۹۸	تبلیغ کا مقام	۸۲	سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بے نظیر فطانت
۹۹	تبلیغ کے چار اہم محرکات	۸۳	اولاد پر حضور ﷺ کا رنگ
۹۹	جامع اوصاف مبلغ	۸۴	نبوی تعلیم کا اولاد پر تاثر
۱۰۱	مبلغ کے سات ضروری اوصاف	۸۵	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حضور ﷺ کا اثر
۱۰۱	داعی الی اللہ	۸۶	صحیح تعلیم و تربیت کے دور رس
۱۰۲	عملی نمونہ		اثرات
۱۰۲	حکمت و موعظت	۸۸	حضور ﷺ کی شادی شدہ اولاد کو تعلیم
۱۰۳	اجتماعی تبلیغ		چوتھا باب: آنحضور ﷺ ایک مبلغ کی حیثیت میں
۱۰۳	صبر و استقلال	۹۰	حضور ﷺ کو اللہ کا حکم
۱۰۳	قربانی و جانثاری	۹۱	حضور ﷺ کا امت کو حکم
۱۰۶	استغانت و استغفار	۹۱	حضور ﷺ کی تبلیغی حیثیت
۱۰۷	تبلیغ میں اسوہ رسول ﷺ	۹۲	آپ ﷺ کا حجۃ الوداع پر
۱۰۸	محمدی نصاب تبلیغ		خطاب
	پانچواں باب: آنحضور ﷺ ایک جرنیل کی حیثیت میں	۹۳	تبلیغ صرف علماء کا کام نہیں
۱۱۱	بعض اہم غزوات ایک نظر میں	۹۳	تبلیغ صرف تقریر و تحریر سے
۱۱۲	غزوات نبوی کی شاندار کامیابی		نہیں عمل سے بھی ہوتی ہے

۱۲۵	جان ڈیون پورٹ کی شہادت	۱۱۳	حضور ﷺ کی شجاعت و بہادری
۱۲۵	اسپین کے مقتولین	۱۱۴	شیر خدا کا چشم دید بیان
۱۲۵	حضور ﷺ کی تدبیر	۱۱۵	حضور ﷺ اور عرب کا مشہور سپہ سالار
چھٹا باب: آنحضور ﷺ ایک فاتح کی حیثیت میں		۱۱۵	حضور ﷺ اور عرب کا مشہور پہلوان
۱۲۶	عام فاتحین کا حال	۱۱۶	حضور ﷺ کی جنگی قابلیت
۱۲۶	فاتح عرب ﷺ کی شان	۱۱۶	نیولین اور واٹرلو
	رحمت و رافت کے آٹھ	۱۱۷	غزوہ احد کا نقشہ
۱۲۷	دروازے	۱۱۸	مجاہدین اسلام کی شان
۱۲۸	حضور ﷺ کا عفو عام	۱۱۸	حضور ﷺ کی فوج سے ہمدردی
۱۲۹	دوسرے فاتحین کا رویہ	۱۱۹	واشنگٹن کا واقعہ
۱۳۰	ڈین پول کی رائے		عرب کا جرنیل سپاہیوں کے شانہ بشانہ
۱۳۰	فاتح عرب ﷺ کی عادت مبارکہ	۱۲۰	حضور ﷺ کی حکمت عملی
۱۳۱	فاتح عرب ﷺ کی اپنی قوم کو ہدایت	۱۲۲	محاصرہ طائف
		۱۲۳	صلح حدیبیہ
۱۳۲	حضور ﷺ کا قیدیوں سے سلوک	۱۲۳	حضور ﷺ کی بے نظیر دانش
۱۳۲	قیدیوں کے بارے میں دنیا کا دستور		مندى
		۱۲۴	عرب کا فرانس، امریکہ اور انگلستان سے تقابل
۱۳۳	حضور ﷺ کی اسیران جنگ سے مروت	۱۲۴	۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کی مثال
۱۳۳	دشمن قیدی کا بیان		
۱۳۴	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رائے		

۱۵۰	معابدہ یہود کے فوائد	۱۳۴	حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا مشہور
۱۵۰	کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟	۱۳۵	آپ کا بے پایاں لطف و کرم
۱۵۰	آپ ﷺ کی سادگی	۱۳۵	غزوہ بنی مصطلق کے قیدی
آٹھواں باب: آنحضور ﷺ ایک زاہد کی حیثیت میں		۱۳۵	غزوہ حنین کے قیدی
۱۵۳	آپ کا زہد و ورع		حضور ﷺ کی شان رحمت و رافت
۱۵۵	پیٹ پر پتھر	۱۳۶	حاکم طائی کی بیٹی سے سلوک
۱۵۵	آپ ﷺ کا بستر	۱۳۸	قیدیوں پر مزید احسان
۱۵۶	آپ ﷺ کا جبریل کو جواب	۱۳۸	جارج سیل کی رائے
	حضور ﷺ کے دولت کدہ کا حال	ساتواں باب: آنحضور ﷺ ایک حکمران کی حیثیت میں	
۱۵۸	آپ ﷺ کا زہد اختیاری تھا نہ کہ اضطراری	۱۴۰	پیغمبر انقلاب
۱۵۹	نواں باب: آنحضور ﷺ ایک عابد کی حیثیت میں	۱۴۱	عرب کے پر امن حالات
۱۶۰	آپ کی عبادت کا نقشہ	۱۴۱	حضور ﷺ کی سربراہان مملکت سے خط و کتابت
۱۶۲	حضور ﷺ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ	۱۴۳	شاہ میامہ و اسکندریہ
۱۶۵	رمضان المبارک کی عبادت	۱۴۳	خسرو پرویز
۱۶۵	عبادت کی ترغیب	۱۴۴	شاہ قسطنطنیہ
۱۶۶	حضور ﷺ کا عکس صحابہ رضی اللہ عنہم میں	۱۴۵	قیصر اور ابوسفیان
			حضور ﷺ کے حکومتوں سے معاہدے
		۱۴۸	معاہدہ یہود

دسواں باب: آنحضور ﷺ ایک

جج کی حیثیت میں

- ایک جج کے لیے ضروری باتیں ۱۶۹
حضور ﷺ کا عدل و انصاف ۱۷۰
کفار و مشرکین کا اعتراف ۱۷۰
جبر اسود کا فیصلہ ۱۷۱
عدل کی لاثانی مثال ۱۷۲
حضور ﷺ کی عدالت تکلف سے مبرا تھی ۱۷۳
عدل و مساوات کا روح پرور ۱۷۴
واقعہ ۱۷۵
آپ ﷺ کی تحقیق و تفتیش کا نمونہ ۱۷۵
ایک مسلمان اور یہودی میں ۱۷۶
فیصلہ کی نظیر ۱۷۷
محاصرہ طائف کا واقعہ ۱۷۷
قبیلہ بنو ثعلبہ کا فیصلہ ۱۷۸
گیارہواں باب: آنحضور ﷺ ایک طبیب کی حیثیت میں
اصول حفظانِ صحت ۱۷۹
دانتوں کی صفائی ۱۸۰
طب مغربی اور طب نبوی ۱۸۱

- دانتوں کی صفائی کے فوائد ۱۸۲
وضو کا صحت پر اثر ۱۸۲
غسل کے طبی فوائد ۱۸۳
نماز پجگانہ کے طبی فوائد ۱۸۵
روزے کے جسمانی فوائد ۱۸۶
کم خوری کے طبی فوائد ۱۸۶
حضور ﷺ کا حکیمانہ ارشاد ۱۸۷
ایک تاریخی واقعہ ۱۸۷
سادہ خوراک کی ہدایت ۱۸۸
چھان بورا کے فوائد ۱۸۹
پانی پینے میں ہدایات ۱۸۹
داڑھی اور مونچھوں کے احکام ۱۹۰
ڈاکٹر اے میکڈانلڈ کی جدید تحقیقات ۱۹۱
بینائی کے بارے میں حضور ﷺ ۱۹۱
کی ہدایات ۱۹۱
حضور ﷺ کے معالجات ۱۹۲
شہد کے فوائد ۱۹۲
عود ہندی اور عودِ بحر سے علاج ۱۹۳
سناکی سے علاج ۱۹۴
کلو نجی سے علاج ۱۹۵
بخار کا علاج ۱۹۵

تیرہواں باب: آنحضور ﷺ ایک

شہری کی حیثیت میں

- آپ ﷺ کے تعلقات کی وسعت ۲۱۰
ہمسایہ اقوام سے تعلقات ۲۱۲
غیر مسلموں کی میزبانی ۲۱۳
بیماروں کی بیمار پرسی ۲۱۶
خادم مسجد کی نماز جنازہ ۲۱۶
ہمسایوں کی خبر گیری ۲۱۷
قبائل میں مصالحت ۲۱۸
دیہاتیوں کا خیال ۲۱۹
آداب مجلس کی تلقین ۲۱۹
نواورد کی تعظیم ۲۱۹
مصافحہ اور معافیت ۲۲۰
دوستوں کا خیال ۲۲۱

چودھواں باب: آنحضور ﷺ ایک

پیر کی حیثیت میں

- حضور ﷺ سب پیروں کے پیر ۲۲۲
صحیح پیر و مرشد ۲۲۲
حضور ﷺ پیرِ کامل ہیں ۲۲۳
ساری دنیا میں بڑا ہے کون

- فساد خون کا علاج ۱۹۶
انگوری سرکہ کے منافع ۱۹۶
ماء الشعیر کے فوائد ۱۹۶
منشی اور مسکر اشیاء کے نقصانات ۱۹۷
جدید سائنسی تفکات تحقیقات ۱۹۷
بارہواں باب: آنحضور ﷺ ایک
سخی کی حیثیت میں

- سخی اور زاہد میں فرق ۱۹۸
حضور ﷺ سخی بھی تھے اور زاہد بھی ۱۹۸
عظیم ترین صفت ۱۹۹
آپ ﷺ کی زبان اقدس پر کبھی ”نہ“ نہیں آیا ۱۹۹
سخاوت کا بحر بیکراں ۲۰۰
اہل بیت کو جو دو سخاکی تلقین ۲۰۳
سخاوت کی انتہا ۲۰۳
آپ ﷺ قبل از بعثت بھی سخی تھے ۲۰۴
آپ کا سخاوت سب پر برستا تھا ۲۰۵
گداگری کی کراہت و حرمت ۲۰۷
اور اسوۂ رسول ﷺ

۲۳۴	حبیب ﷺ کے لیے دعا	۲۲۳	حضرت کے سوا؟
۲۳۴	بارش کے لیے دعا	۲۲۴	حضور ﷺ کی بیعت
۲۳۵	حضور ﷺ کے وظیفے	۲۲۴	حضور ﷺ کی بیعت کا مقصد
۲۳۶	فکر و غم کا وظیفہ	۲۲۴	حضور ﷺ نے عورتوں سے
۲۳۶	قرض کا وظیفہ		ہاتھ نہیں ملایا
۲۳۷	کاروبار میں برکت کا وظیفہ		عورتوں کو پردہ میں رہنے کی
۲۳۷	مرض کا وظیفہ	۲۲۵	تلقین
۲۳۸	حضور ﷺ کا یمن و برکت	۲۲۶	شیطان پیر اور دیوث مرید
۲۳۹	خوراک میں برکت	۲۲۶	علامہ ابن کثیرؒ کی روایت
۲۴۱	سواری میں برکت	۲۲۷	عورتوں کا عہد
۲۴۱	جسمانی قوت میں برکت	۲۲۹	مردوں کی بیعت
۲۴۱	سر کے بالوں میں برکت	۲۲۹	حضور ﷺ کی دعائیں
۲۴۲	کنویں میں برکت	۲۳۰	حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا
۲۴۲	باغ میں برکت	۲۳۰	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعا
۲۴۲	آپ ﷺ سے بڑا کوئی پیر نہیں		حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے
	پندرہواں باب: آنحضور ﷺ		لئے دعا
	ایک معلم کی حیثیت میں	۲۳۰	قبیلہ دوس کے لیے دعا
۲۴۴	بہترین معلم اور لائق مدرس	۲۳۲	اہل مدینہ کے لیے دعا
۲۴۴	حضور ﷺ کی بنیادی حیثیت	۲۳۲	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کیلئے دعا
۲۴۴	تعلیم کی اشاعت	۲۳۳	ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا
۲۴۵	تعلیم کا مرکز و محور	۲۳۴	عروہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا
۲۴۵	علوم نافع کی تلقین		

۲۶۵	حضور ﷺ کی ظرافت	۲۳۶	تعلیم کا باقاعدہ آغاز
۲۶۷	دخول جنت کا باعث	۲۳۸	علم کی ترغیب
۲۶۸	لغو مذاق منع ہے	۲۳۸	بہترین اور لائق معلم
۲۶۰	ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی	۲۳۹	فضیلت علم
۱۷۰	پھوپھی سے خوش طبعی	۲۵۴	خواتین کی تعلیم
۲۷۱	ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے خوش کلامی	۲۵۴	آپ ﷺ کی علم سے محبت
۲۷۱	ایک شخص سے دل لگی	۲۵۵	آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم
۲۷۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی	۲۵۵	آپ ﷺ کے طریقہ تعلیم کی
	صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور ﷺ سے	۲۵۶	خصوصیات
۲۷۲	خوش طبعی	۲۵۸	آپ ﷺ کی تعلیم کا نمونہ
	حضور ﷺ کی ایک دیہاتی سے	۲۵۸	سعادت مند کون؟
۲۷۲	دل لگی	۲۵۹	مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے
۲۷۳	بچوں سے خوش طبعی	۲۶۰	قوم کے راہنما کی عزت کرو
۲۷۳	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دل لگی	۲۶۰	قوم کے سردار کا منصب
۲۷۴	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوش مذاق	۲۶۱	بے ادب ہم سے نہیں
		۲۶۱	بڑا عقل مند کون؟
	سترہواں باب: آنحضور ﷺ ایک	۲۶۲	لگائی بجھائی کرنے والے کا انجام
	تاجر کی حیثیت میں	۲۶۲	خدا کس کی حاجت روائی کرتا ہے
۲۷۵	حضور ﷺ کا آغاز تجارت		
۲۷۶	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت		
۲۷۶	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کمرشل		
	ایجنٹ		
۲۷۷	حضور ﷺ کی تجارت میں برکت		

انیسواں باب: آنحضور ﷺ کی صورت مبارکہ



عرض ناشر

”رہبر کامل“ سیرت النبی ﷺ پر اپنی طرز کی منفرد کتاب ہے۔ اس کتاب کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں آنحضرت فداہ ابی و امی ﷺ کی ذات گرامی کو انیس (۱۹) مختلف حیثیتوں میں پیش کرنے کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پوری کائنات میں بجز آپ ﷺ کے اور کوئی شخصیت نہیں ہے کہ جسے دنیائے انسانیت کے سامنے کامل نمونے کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ یقیناً آپ ﷺ ہی رہبر کامل ہیں۔ آپ ﷺ کے علاوہ کوئی بڑی سے بڑی شخصیت اس لقب کی اہل اور اس وصف کی حامل نہ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے اس حسن و خوبی سے موضوع پیش کیا ہے کہ اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ ”رہبر کامل ﷺ“ واقعات سیرت کا حسین مرقع ہے۔ اس کتاب میں آپ کی حیات طیبہ کے واقعات اس انداز سے یکجا کر دیئے ہیں کہ قارئین کی دلچسپی نہ صرف برقرار رہتی ہے بلکہ فزوں تر ہوتی ہے۔ یہ کتاب عوام کے علاوہ ارباب فکر و دانش سے زبردست خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔

حقیقت یہ کہ سیرت النبی ﷺ پر لکھنے والا کوئی مصنف یا اس موضوع پر تقریر کرنے والا کوئی مقرر یا خطیب ”رہبر کامل“ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ”رہبر کامل“ سیرت النبی ﷺ کے گرامی قدر موضوع پر انیس (۱۹) عنوانات کا حسین گلدستہ ہے یا اس موضوع پر خطاب کرنے والے، واعظین، لیکچرز، مقررین یا خطباء کے لیے انیس (۱۹) تقاریر کا دلکش مرقع ہے۔

ادارہ مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ گوجرانوالہ لائق مبارک باد ہے کہ اس نے اس

اٹھارہواں باب: آنحضور ﷺ ایک مصلح کی حیثیت میں

ایمان افروز کتاب کو یوں شائع کیا ہے کہ جس کی یہ مستحق ہے۔ یہ ”رہبر کامل ﷺ“ کا تیرھواں ایڈیشن ہے جو اس وقت آپ کے مشتاق ہاتھوں میں ہے اور یہ اس کے قبول عامہ کی زبردست دلیل ہے۔

ہم نے ”رہبر کامل ﷺ“ پر بہت محنت اور رقم صرف کی ہے اور اپنی طرف سے حسی اور معنوی ہر دو اعتبار سے معیاری بنانے کی ہر ممکن سعی کی ہے۔ اس کتاب کا چوتھا اور پندرھواں عنوان کچھ مختصر تھا چونکہ یہ عنوانات تبلیغ اور تعلیم ایسے اہم موضوعات سے تعلق رکھتے تھے اس لیے ہم نے ان موضوعات پر مزید خامہ فرسائی کی ہے تاکہ تبلیغ اور تعلیم ایسے ضروری موضوع تشہر تکمیل نہ رہیں۔ انیسواں عنوان جو آپ کی صورت مبارکہ کے بارے میں تھا ہم نے اس میں بھی مناسب اضافہ کیا۔ ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ کتاب ہذا کو مزید بڑھایا جائے اور چند اور عنوانات جو وقت کے لحاظ سے بہت اہم اور ضروری ہوں شامل کتاب کر دیئے جائیں۔ چنانچہ ہم نے وقت کے لحاظ سے مزید ضروری عنوانات اور ترتیب دے کر ”رہبر کامل حصہ دوم“ کے نام سے الگ حصہ تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اگر توفیق الہی شامل حال رہی تو آئندہ ایسے ہی متعدد عنوانات رہبر کامل جلد دوم کے نام سے شائع کر دیں گے۔

آخر میں ہم جملہ اہل اسلام سے التماس کرتے ہیں کہ فی زمانہ سیرت النبی ﷺ کو عام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ ”رہبر کامل“ کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں اور اگر ممکن ہو تو اسے عامۃ الناس میں تقسیم فرمائیں۔ یہ اصلاح قوم اور فلاح آخرت کا بہترین ذریعہ ہے۔

فقط والسلام

محمد ادریس فاروقی۔ مسلم پبلیکیشنز۔ لاہور / سوہدرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت تک سیرت نبوی ﷺ سے متعلق بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں کتابیں پاک و ہند میں چھپ چکی ہیں مگر جس رنگ میں یہ سیرت پیش کی جا رہی ہے یقیناً اس طرز کی کوئی کتاب آپ کی نظر سے نہ گزری ہو گی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہی دنیا میں وہ فرد کامل اور انسان اکمل ہوئے ہیں کہ ان کی نظیر نہ آج تک کوئی پیدا ہوئی اور نہ آئندہ پیدا ہوگی۔ بے شک خدا نے دنیا کی ہدایت کے لیے بڑے بڑے پیغمبر رسول اور نبی مبعوث فرمائے، بعض قوموں میں رشی اور منی بھی ہوئے گورو اور مہاتما بھی آئے مگر کسی قوم کا ہادی کسی قوم کا پیشوا اور راہنما ایسا نہیں ہوا جو انسانی زندگی کا ایک مکمل لائحہ عمل ان کے سامنے رکھ سکے اور اپنی زندگی کو اپنی امت اور اپنی قوم کے تمام افراد کے لیے بطور نمونہ پیش کر سکے۔ یہ فخر صرف اسی قدسی صفات ذات گرامی کو حاصل ہے جو تمام دنیا کے لیے یکساں راہبر اور مرشد و ہادی بن کر آیا اور جس کے متعلق خود مالک الملک نے فرمایا کہ:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾ (سبا: ۲۸)

”اے حبیب! ہم نے تجھے تمام دنیا کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔“

اسی لیے یہ ارشاد فرمایا کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

آنحضور ﷺ ایک بیٹے کی حیثیت میں

آپ کی ولادت حضور ﷺ دو شنبہ کے دن ۹ ربیع الاول ۱۱ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ مطابق ۲۵ بیساکھ ۶۲۸ ہجری مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق اور قبل طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔^۱ تاریخ پیدائش میں بعض مؤرخین نے اختلاف کیا ہے کسی نے ۸ / ربیع الاول کسی نے ۱۲ / ربیع الاول لکھی ہے مگر دو شنبہ (سوموار) کے دن پر سب متفق ہیں اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ حضور ﷺ سوموار کے دن پیدا ہوئے تھے جب حساب لگایا جاتا ہے تو سوموار کا دن ۹ / ربیع الاول کے اور کسی تاریخ کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتا۔ اس لیے لامحالہ صحیح تاریخ پیدائش ۹ / ربیع الاول ہی ہو سکتی ہے۔

ہندوستان کے مایہ ناز مؤرخ اور سیرت نبوی ”رحمتہ للعالمین ﷺ“ کے مشہور مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری علیہ الرحمۃ نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد اور تمام سنین مروجہ کا مقابلہ کر کے ۹ - ربیع الاول ہی کو ترجیح دی ہے اور لکھا ہے کہ یہی تاریخ صحیح ہے۔

ولادت پر خوشی آپ کی پیدائش پر آپ کے سب رشتہ داروں کو بڑی خوشی ہوئی آپ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ اگرچہ آپ کی پیدائش

سے پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے، مگر آپ کے چچا ابوطالب وغیرہ اور آپ کے دادا موجود تھے، جو فرط انبساط سے جامہ میں پھولے نہ سماتے تھے۔ ابولہب کو جب اس کی لونڈی ثویبہ نے آپ کی تولید کی خبر دی تو وہ اتنا خوش ہوا کہ اس خوش خبری سنانے والی لونڈی کو اسی خوشی میں آزاد کر دیا۔^۲ آپ کے دادا عبدالمطلب نے جب یہ خبر سنی تو سنتے ہی گھر میں آئے اور آپ کو اٹھا کر خانہ کعبہ لے گئے۔ اور دعا مانگ کر واپس لائے۔^۳ اور پھر ساتویں دن قربانی کی اور تمام قریش کو دعوت دی، دعوت کھا کر لوگوں نے پوچھا کہ ”بچے کا نام کیا رکھا؟“

عبدالمطلب نے کہا: ”محمد“

لوگوں نے تعجب سے پوچھا: ”کہ آپ نے اپنے خاندان کے سب مروجہ ناموں کو چھوڑ کر یہ نام کیوں رکھا؟“

کہا ”میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ دنیا بھر کی ستائش اور تعریف کا شایان قرار پائے۔“^۴

اسم شریف کا اعجاز دادا کے مقرر کردہ نام پر غور کرو اور دیکھو کہ وہ کس زمانہ میں اور کس ماحول میں ایسا نام تجویز کر رہا ہے اور کس طرح ایک اچھے نام سے اچھے کام کی توقع رکھتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کے والدین، عبداللہ و آمنہ کے اسمائے گرامی پر بھی غور کرو۔ اس زمانے کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے آپ یقیناً تعجب کریں گے کہ ایسے پاک نام کیونکر رکھے گئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ارہاس^۵ نبوت تھا۔

۱۔ فتح الباری ۹ / ۳۰

۲۔ سیرۃ ابن ہشام ۱ / ۱۶۸

۳۔ البدایۃ والنہایۃ ۲ / ۲۲۷ ۴۔ مراد نبوت کی ابتدائی علامات

جس بچے کو باپ کے خون سے عبودیت الہی اور ماں کے دودھ سے امن عامہ کی گھٹی ملی ہو۔ کچھ تعجب نہ کرنا چاہیے کہ وہ محمود الافعال اور حمید الصفات ہو۔ اور تمام دنیا کی زبان سے ”محمد“ کہلائے۔ (ﷺ)

بچپن کی برکات | سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتے میں امانت دار نور محمدی علیہ التحیۃ والثناء بن گئی تھیں۔ آپ کو خواب میں بتایا گیا تھا کہ بچے کا نام ”احمد“ رکھنا۔ چنانچہ ماں نے آپ ﷺ کا نام احمد رکھا،^۱ اور دادا نے محمد ﷺ۔ پس یہ دونوں نام حضور ﷺ کے ذاتی نام ہیں۔ اس خواب کے بعد سیدہ آمنہ کو یقین ہو گیا تھا کہ ان کا مولود نہایت مبارک و مسعود ہو گا۔ چنانچہ جب حلیمہ سعدیہ نے حضور ﷺ کو گود لینے میں اس لیے تامل کیا کہ آپ یتیم بچے ہیں تو حضرت آمنہ نے فرمایا تھا:

يَا ظَنِيْرُ سَلْبِي عَنْ اَبْنِكَ فَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ۔

”اے دایہ اس بچے سے مطمئن رہو اس کی بڑی شان ہونے والی ہے۔“^۲

شروع شروع میں چند روز آپ ﷺ کو آپ کی والدہ ماجدہ اور آزاد شدہ لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا^۳ مگر جب آٹھ دن کے ہو گئے۔ تو شرفائے مکہ کے دستور اور آب و ہوا کے لحاظ سے آپ ﷺ کو ایک بدوی عورت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا گیا۔^۴

^۱ سیرۃ ابن ہشام ۱/۲۸۔

^۲ طبقات ابن سعد ۱/۱۱۱۔

^۳ بخاری النکاح: باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب حدیث نمبر ۵۱۰۱۔ مسلم

الرضاع: باب تحريم الریبة و اخت المرأة: حدیث نمبر ۱۳۳۹۔

^۴ سیرۃ ابن ہشام ۱/۱۲۳۔

آپ کی برکت کا اثر سواری پر | حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ کو یتیم سمجھ کر کسی دایہ نے دودھ پلانے کے لیے نہ لیا کہ اس سے ہمیں خاطر خواہ منفعت نہ ہوگی۔ تو آپ ﷺ کی والدہ نے مجھے کہا۔ مجھے بھی گویا خیال تھا کہ تنخواہ کم ملے گی، مگر چونکہ مجھے شر سے اور کوئی بچہ نہ ملا تھا اس لیے میں نے آپ ﷺ کو لے لیا۔ میں ایک غریب عورت تھی۔ میری سواری بھی دوسری عورتوں کی ساریوں سے کمزور تھی مگر میں جب حضور ﷺ کو لے کر روانہ ہوئی تو میری سواری سب سے آگے نکل گئی۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بچہ انفرادی شان کا حامل ہو گا۔^۱

آپ ﷺ پر بادل کا سایہ | حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں۔ ایک دن آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ کھیتے کھیتے دور چلے گئے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کوئی درندہ آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچائے اس لیے میں آپ کی جستجو میں نکلی۔ جب آپ ﷺ مجھے ملے تو میں نے شیماء کو ڈانٹا کہ ”تو اپنے بھائی کو اتنی دور دھوپ میں کیوں لے آئی؟“ شیماء نے کہا:

”اماں ہمیں دھوپ نہیں لگی۔ میرا بھائی جدھر جاتا تھا ایک بادل کا ٹکڑا سر پر سایہ کیے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔“

حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں نے اوپر دیکھا سچ مچ ایک بادل کا ٹکڑا تھا جو آپ کے سر پر سایہ فگن تھا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں آپ کی عزت اور بھی بڑھ گئی۔^۲

آپ ﷺ کا پہلا انشراح صدر | حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب آپ نے ذرا ہوش سنبھالا تو آپ ﷺ اپنے دوسرے

^۱ سیرۃ ابن ہشام ۱/۱۲۳۔

^۲ البدایہ والنہایہ ۲/۲۵۶۔